بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک غلط فہمی کا ازالہ

تصنیف

فقیہِ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

آستانہ عالیہ محمد پورہ شریف، فیصل آباد

tablighulislam

PyaareNabiKiBaatain

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیّہ والصلاۃ والسلام علے نبیہ ورسولہ وحبیبہ سید العالمین و علے الہ واصحابہ اجمعین.

امابعد! مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں میری اپیل ہے کہ زیرِ نظر کتاب ''ایک غلط فہمی کا ازالہ'' کو اول تا آخر گہری نظر سے پڑھیں اور دیکھیں کہ یہ رسالہ کیسے کیسے ایمان افروز دلائل سے مزّین ہے میرے والد ماجد مدظلہٗ العالی نے کیسے ایمانی موتی چن چن کر ایک ایمانی ہار بنایا ہے وہ ایمان کے موتی کیا ہیں۔

(۱) احادیث مبارکہ صحیحہ

(۲) اقوال آئمہ دین علماء راسخین

(۳) سچے واقعات

ان سے یہ ایمانی ہار تیار کیا گیا ہے۔ پس جس نے یہ ایمانی ہار پہن لیا بہت بڑی امید ہے کہ وہ جنت کی بہاریں حاصل کریگا۔ کیونکہ ایسی کتابیں پڑھنے سے دل میں اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کے پیارے حبیب رحمتِ کائنات ﷺ کی محبت اور عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور جس دل میں شاہ کونین باعث ایجاد عالم ﷺ کی محبت و عظمت ہوگی اس کو دوزخ سے کیا سروکار جیسے کہ ولی کامل حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے بہت ڈر لگا کہ معلوم نہیں قیامت کو کیا بنے گا آنکھ لگ گئی تو قسمت جاگ اٹھی خواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کا دیدار نصیب ہوا اور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا غلام علی گھبراتے کیوں ہو سنو جو شخص ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہے وہ دوزخ نہیں جائے گا۔ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

﴿والحمد لله رب العالمین﴾

نیز جس دل میں امام الانبیاء سید المرسلین ﷺ کی محبت و عظمت ہو گی۔ وہ قبر میں آسانی سے اپنے مدنی آقا حبیب خدا ﷺ کو پہچان لے گا۔ جیسے کہ بلا تشبیہ گائے بھینس کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ گھنٹہ دو گھنٹہ کے بعد اُٹھتا ہے اور وہ اپنی ماں کے پستان آسانی سے تلاش کر لیتا ہے حالانکہ وہ کسی سکول کالج کا پڑھا ہوا نہیں، نہ ہی اس نے کوئی ڈگری حاصل کی ہوتی ہے بلکہ وہ صرف اپنی ماں کی ماتا کی وجہ سے اپنا رزق تلاش کر لیتا ہے یوں ہی جس دل میں حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کی محبت اور عظمت ہو گی وہ قبر میں اپنے آقا امت کے والی ﷺ کو آسانی سے پہچان لے گا خواہ وہ کچھ بھی پڑھا ہوا نہ ہو۔ لیکن جس دل میں اپنے مدنی آقا ﷺ کی محبت نہ ہو گی وہ قبر میں ہرگز ہرگز نہیں پہچان سکے گا۔ خواہ وہ چودہ علم پڑھا ہوا ہو اور ہزاروں ڈگریاں حاصل کی ہوئی ہوں اور جو شخص قبر میں اپنے آقا تاجدارِ مدینہ ﷺ کو نہ پہچان سکا اس کی قبر جنت کا باغ ہرگز نہیں بن سکتی بلکہ ایسے کی قبر دوزخ کا گڑھا ہی بنے گی۔ (الامان الحفیظ)

فی زمانہ مزدور سے لے کر گورنر تک گورنر سے لے کر صدر تک سب کے بچے بچیاں سکول کالج کے ہی گرویدہ ہیں سب انگریزی نصاب ہی پڑھتے ہیں مدنی نصاب کوئی پڑھتا ہی نہیں (الا ماشاء اللہ) اور جب مدنی نصاب پڑھنا ہی نہیں تو ایسے مسلمان کو حبیب خدا ﷺ کی محبت اور رفعت، شان کا کیا پتہ چلے گا۔

لہٰذا ایسے حضرات سے اپیل ہے کہ کم از کم ایسی ایمان افروز کتابوں کا مطالعہ ضرور کریں تا کہ دل میں مدنی آقا ﷺ کی محبت و عظمت پیدا ہو جائے اور وہ اپنی اپنی قبر میں جا کر اپنے مدنی آقا ﷺ کو پہچان کر اپنی قبروں کو جنت کا باغ بنا لیں۔

جیسے کہ حدیث پاک میں ہے کہ فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے

انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار۔

(اوکما قال ﷺ)

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بنے گی۔ ﴿حسبنا اللہ ونعم الوکیل﴾

ان ایمان افروز کتابوں میں سے ایک یہ کتاب جو کہ آپ کے ہاتھوں میں ہے (دوم) شرف اُمت (سوم) مقام مصطفےٰ ﷺ (چہارم) حمایت رسول ﷺ (پنجم) عظمت نامِ مصطفےٰ ﷺ (ششم) فضائل سیدہ آمنہ طاہرہ رضی اللہ عنہا (ہفتم) البرہان ودیگر عظمت و شان مصطفےٰ ﷺ والی کتب کا مطالعہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کو اپنی اپنی قبروں میں اپنے مدنی آقا حبیب خدا سید انبیاء ﷺ کو پہچان لینے کی توفیق عطا کرے۔

آمین بجاہ سید العالمین ﷺ

خاکِ غبارِ مدینہ محمد مسعود احمد حسان

خادم دارالعلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم و علے آلہ و اصحابہ اجمعین۔

امابعد! فقیر ابوسعید غفرلہٗ ماہ ستمبر 2006ء میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ وہاں کے قانون کے مطابق صبح دن چڑھے خواتین کے لئے پردہ کردیا جاتا ہے تاکہ خواتین روضہ مقدسہ پر حاضری دے سکیں۔

چنانچہ بتاریخ 4 ستمبر 2006ء بروز پیر صبح آٹھ بجے کے قریب میری بچیاں، نواسیاں روضہ مقدس پر حاضر ہوئیں اور وہاں پر ایک پاکستانی مبلغہ تبلیغ کررہی تھی کہ نبی زندہ نہیں ہے اگر زندہ ہوتا تو تمہارے پیچھے پیچھے آتا یہ دیکھ لو سارے کمرے خالی ہیں یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کے متعلق چند سطریں تحریر کی جاتی ہیں ہوسکتا ہے کہ کوئی

غلط فہمی میں مبتلا ہو اور میری اس تحریر سے اس کی غلط فہمی دور ہو جائے اور وہ بے ادبی سے بچ کر دوزخ کی آگ سے بچ جائے کیونکہ حبیب خدا سید الانبیاء رحمتِ کائنات ﷺ کی شان میں معمولی سی بے ادبی سے ساری زندگی کی نیکیاں ملیا میٹ اور برباد ہو جاتی ہیں اور انسان جہنم کا نوالہ بن جاتا ہے۔

ان تحبط اعما لکم وانتم لا تشعرون ۔﴿قرآن مجید﴾

یعنی اگر تم سے آواز میں بھی میرے حبیب کی شان رفیع میں بے ادبی ہو گئی تو تمہاری ساری نیکیاں ملیا میٹ کر دی جائیں گی اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔(تم سمجھتے ہو گے کہ ہم نے اتنے سال خطبے دیئے اتنے وعظ کئے اتنی کتابیں لکھیں یہ سب رائیگاں جائے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے ادبی سے بچائے) اس کے متعلق کتاب ''ادب کی اہمیت'' کا ضرور مطالعہ کریں۔

اقول

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ **انک میت**

وانھم میتون اور کل نفس ذائقة الموت ۔ کے مطابق حبیب خدا ﷺ پر موت واقع ہوئی اس کا کوئی بھی منکر نہیں لیکن اب نبی اکرم شافع محشر ساقی کوثر ﷺ اپنے مزار مبارک میں زندہ ہیں۔ اُمت کے احوال کی نگرانی فرماتے ہیں اور جہاں چاہیں جلوہ گر ہو جاتے ہیں اس مضمون کو تین بابوں میں تقسیم کیا گیا ہے

﴿۱﴾ باب اول احادیث مبارکہ

﴿۲﴾ باب دوم اقوال مبارکہ

﴿۳﴾ باب سوم واقعات صادقہ (سچے واقعات)

باب اول احادیث مبارکہ

حدیث ۱

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا الصلاۃ علی یوم الجمعہ فانہ مشھود یشھدہ الملائکة وان احدا لم یصل علی الا عرضت

علی صلاته حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الموت قال

ان الله حرم علے الارض ان تأکل اجساد الا نبیاء فنبی

الله حی یرزق. ﴿رواہ ابن ماجہ، مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۱﴾

یعنی ابودرداصحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر جمعہ کے دن درود پاک زیادہ پڑھا کرو کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی امتی مجھ پر درود پاک پڑھے تو وہ درود پاک اس کے فارغ ہونے سے پہلے میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حضرت ابودردا فرماتے ہیں یہ سن کر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بعد وصال کیا ہوگا تو سید العالمین ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں ﴿علیہم السلام﴾ کے اجسام مبارکہ کو کھائے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں وہ کھاتے پیتے بھی ہیں۔

ترجمہ میں خط کشیدہ الفاظ کو بار بار پڑھیں۔

اللہ کے نبی کیا کھاتے پیتے ہیں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں۔

ولا ینا فیہ ان یکو ن ھنا ک رزق حسی ایضاً و ھو الظا ھر المتبا در .

﴿مرقاۃ شرح مشکوٰۃ﴾

یعنی یہاں رزق سے مراد یہ رزق ہے جو لوگ کھاتے پیتے ہیں اور یہی ظاہر اور متبادر ہے۔

حدیث ۲

ان اللہ حر م علے الا رض ان تا کل اجسا د الا نبیا ء .

﴿رواہ احمد وابوداؤ دابن ماجہ وبن حبان فی صیحہ﴾

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ نبیوں کے اجسام مبارکہ کو کھائے۔

اس حدیث پاک کو امام احمد نے، ابن ماجہ نے، نیز ابن حبان نے اپنی صیحح کے اندر ذکر کیا ہے۔

رواہ الحاکم وصححہ۔ یعنی اس حدیث پاک کو امام حاکم نے بھی ذکر کیا ہے اور اس حدیث پاک کو صیحح قرار دیا ہے۔

الحمد للہ رب العا لمین

حدیث ۳

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون . یعنی اللہ تعالیٰ

کے نبی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔

تبصرہ

ایماندار کے لیے کیا یہ کم ہے کہ تینوں احادیث مبارکہ میں روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں لیکن اگر دل میں ایمان کی جگہ کوئی اور چیز ہوگی تو اس کا کیا علاج۔ اس کا علاج تو پھر قبر میں فرشتے ہی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت عطا کرے۔ (آمین)

باب دوم اقوال مبارکہ

قول نمبر ۱

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا و با چندیں اختلافات و کثرت مذاہب کہ در علماء امت است یک کس را دریں مسئلہ خلافے نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحقیقت حیات بے شائبہ مجاز و توہم تاویل دائم و باقیست و بر اعمال امت حاضر و ناظر

ومر طالبان حقیقت راو متوجہان آنحضرت رامفیض ومربی است۔

(اقرب السبل)

یعنی باوجوداس کے کہ امت کے علما کے درمیان اختلاف ہوتے ہیں اور بہت سارے مذہب ہیں لیکن اس مسئلہ میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حقیقی زندگی مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں اور دائم وباقی ہیں نیز امت کے احوال پر حاضروناضر ہیں اور حقیقت کے متلاشیوں کو فیض بھی پہنچاتے ہیں اور تربیت بھی فرماتے ہیں نیز اس زندگی مبارکہ میں نہ تو مجاز ہے اور نہ ہی تاویل ہے بلکہ تاویل کا وہم بھی نہیں ہے۔

قول مبارک ۲

یہی حضرت شیخ المحدثین شاہ عبدالحق قدس سرہٗ (اشعۃ اللمعات) میں فرماتے ہیں حیات انبیاء متفق علیہ است ہیچ کس رادروے خلافے نیست حیات جسمانی دنیاوی حقیقی۔ (اشعۃ اللمعات، شرح مشکوٰۃ)

یعنی سارے نبی، رسول (علیہم السلام) زندہ ہیں اس پر سب

کا اتفاق ہے کسی ایک کا بھی اس میں اختلاف نہیں ہے اور یہ زندگی جسمانی ہے دنیاوی ہے حقیقی ہے۔

سبحان اللہ کیا ایمان افروز بیان ہیں جن کو پڑھ کر ایمان والوں کے دل جگمگ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ حضرت شیخ کو بہتر جزا عطا کرے۔ آمین

اور یہ شیخ المحد ثین شاہ عبدالحق وہ ہیں جو کہ مدینہ منورہ میں حاضر رہتے تھے ان کو دربار رسالت سے فرمان جاری ہوا کہ عبدالحق تم ہندوستان جاؤ اور وہاں جا کر میری حدیث پاک کا پرچار کرو یہ سن کر عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ میں سرکار کے دربار کی حاضری کے بغیر کیسے زندہ رہ سکوں گا فرمان جاری ہوا کہ جب چاہو گے حاضری ہو جایا کرے گی چنانچہ ایسے ہی ہوا اور پھر اس انعام کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بھی افاضات یومیہ میں لکھا ہے چنانچہ مرقوم ہے بعض اولیا ایسے بھی ہیں کہ خواب میں یا حالت غیب میں (غائبانہ) روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں۔ (افاضات یومیہ)

الحمد لله رب العالمين

قول مبارک ۳

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول مبارک

وباشد رسول شما بر شما گواہ زیرانچہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ
ہر متدین کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ است وحقیقت ایمان
او چیست وحجابیکہ بدان ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس
او شناسد گناہاں شمارا ودرجات ایمان شمارا واعمال نیک وبد شمارا و
اخلاص ونفاق شمارا۔ (تفسیر عزیزی پارہ دوم)

یعنی اے بندو تمہارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تم پر روز قیامت اس لئے گواہی دیں گے کیونکہ وہ (حبیب خدا ﷺ) نور نبوت سے ہر دین دار کے مرتبہ کو جانتے ہیں کہ وہ دین دار میرے دین کے کس مرتبہ کو پہنچا ہوا ہے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دیندار کے ایمان کی حقیقت کیا ہے نیز وہ (آقا صلی اللہ علیہ وسلم) یہ بھی جانتے ہیں کہ اس دیندار کی ترقی میں کونسا حجاب رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ الحاصل وہ (ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں

اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے اچھے برے عملوں کو جانتے ہیں اور وہ تمہارے اخلاص کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے نفاق کو بھی جانتے ہیں۔

الحمدللہ رب العالمین اس سے بڑھ کر اور کونسی زندگی ہو سکتی ہے مسلمان بھائیو! اپنے ایمان کو حاضر کر کے اس فرمان ذیشان کو پڑھو کہ حبیبِ خدا رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں وہ ہر ہر امتی کو جانتے ہیں ان کے ایمان کی حقیقت کو جانتے ہیں ان کی ترقی میں حجابات کو جانتے ہیں امت کے نیک اور بد اعمال کو جانتے ہیں امت کے اخلاص تک کو جانتے ہیں۔ اور کہاں ایمان کو برباد کرنے والا یہ جملہ نبی زندہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کرے۔

نیز یہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی یہ کون ہیں۔ یہ حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کوئی معمولی مولوی نہیں ہیں بلکہ یہ وہ ہیں جن کو مولوی اسماعیل دہلوی نے بدیں الفاظ یاد کیا ہے۔

جناب ہدایت مآب قدوہ ارباب وصفا زبدہ اصحاب فنا و بقا سید العلماء

سند الاولیاء رحمۃ اللہ علے العالمین وارث الانبیاء والمرسلین مرجع ہر ذلیل وعزیز مولانا ومرشدالشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقاۂ وعزنا وسائرا المسلمین بجدہ وعلائہ۔(صراط مستقیم)

قول ۴

حدیث پاک ان اللــہ حرم علے الا رض ان تا کل اجسا د الا نبیا ء اس حدیث پاک کو امام احمد نے امام ابوداؤد نے اور امام ابن ماجہ اور محدث ابن حبان نے اپنی صحیح میں تحریر فرمایا ہے نیز محدث حاکم نے اس حدیث پاک کو ذکر کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔

قول ۵

سیدنا ابودردا رضی اللہ عنہ والی حدیث کو ناصرالدین البانی نے ترغیب وترہیب میں لکھا ہے رواہ ابن ماجہ باسنا د جید یعنی اس حدیث پاک کو امام ابن ماجہ نے جید سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے۔

قول ۶

حدیث پاک الا نبیا ء احیا ء فی قبور ھم یصلو ن .

یعنی سارے کے سارے نبی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں یہ حدیث پاک سلسلہ احادیث صحیحہ اور مسند ابو یعلی موصلی میں بھی ہے اور حسین سیلم اسد نے اس حدیث پاک کو صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

نیز محدث ھیثمی نے فرمایا **رواہ ابو یعلی والبزار ورجال ابو یعلی ثقات** . یعنی ابو یعلی اور بزار نے بھی اس حدیث پاک کو ذکر فرمایا ہے اور ابو یعلی کے راوی ثقہ ہیں مضبوط ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین

اگر باوجود اس کے کسی کو حق نظر نہ آئے تو یقین جان لیں کہ اس کے دل میں بغض ہے نفاق ہے۔

قول ۷

نیز اسی حدیث پاک **الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون** یعنی سارے نبی علیھم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اس کے متعلق محدث ناصر الدین البانی نے تحریر کیا۔

یہ حدیث پاک کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہ
نمازیں بھی پڑھتے ہیں میں عمر کے حصہ دراز تک اس حدیث کو ضعیف
کہتا رہا۔ کیونکہ میرا گمان تھا اس حدیث پاک کو روایت کرنے میں
ابن قتیبہ منفرد ہے جیسے امام بیہقی نے فرمایا ہے وجہ یہ کہ میں مسند ابو یعلی
موصلی اور اخبار اصفہان میں روایت شدہ اس حدیث پاک سے مطلع
نہ تھا پھر جب میں نے اس حدیث پاک کی سند کو ان دونوں کتابوں
میں دیکھا تو یہ بات واضح ہو گئی کہ اس حدیث پاک کی سند قوی ہے
صرف ابن قتیبہ کا تفرد درست نہیں ہے اس لئے میں نے کتاب سلسلہ
احادیث میں تخریج کر دی ہے تاکہ میں اپنی ذمہ داری سے بری ہو
جاؤں اور علمی امانت ادا کر دوں اگر چہ یہ بات جاہل اور کینہ پرور کو
طعنہ و تشنیع کا موقع فراہم کرے گی لیکن مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں
جب تک میں اپنے دینی فرائض انجام دیتا رہوں گا اللہ رب العالمین
سے اجر و ثواب کا امید وار رہوں گا۔ اے میرے کریم دوست اگر تو
میری کتابوں میں اس تحقیق کے خلاف کہ یہ حدیث پاک ضعیف

نہیں ہے کوئی بات دیکھے تو اسے پھینک دے اور اس تصیح پر اعتبار کر کہ یہ سند صحیح ہے۔

قول ۸

نیز امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کے متعلق ایک مستقل کتاب بنام ''شفا السقام'' تحریر کی ہے جس کا دل چاہے پڑھ کر اپنے سینہ کو منور کرے۔

قول ۹

علامہ وحید الزمان نے حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے تحریر کیا ہے کل پیغمبروں کے جسم زمین کے اندر صحیح و سالم ہیں اور روح تو سب کی سلامت رہی ہے پس آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع جسم صحیح و سالم ہیں اور قبر شریف میں زندہ ہیں۔ (مترجم سنن ابن ماجہ)

قول ۱۰

مولوی شمس الدین عظیم آبادی نے عون المعبود میں تحریر کیا

فا ن الانبیا ء فی قبورھم احیا ء وا نہ صلی اللہ علیہ

وسلم حی فی قبرہ وقد ثبت فی الحدیث ان الانبیاء

احیاء فی قبورھم رواہ المنذری و صححہ البیھقی

وفی صحیح مسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

مررت بموسی لیلۃ اسری بی عند الکثیب الاحمر

وھو قائم یصلی فی قبرہ . (عون المعبود)

یعنی انبیاء کرام (علیہم السلام) اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور بیشک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور بالتحقیق حدیث پاک میں ثابت ہے کہ انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور اس حدیث پاک کو امام منذری نے روایت کیا ہے۔
نیز امام بیہقی نے اس حدیث پاک کو صحیح قرار دیا ہے نیز صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں کثیب احمر کے پاس سے گذرا تو دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔

قول ۱۱

ابوداؤد کی شرح البذل المجہود میں ہے **الانبیاء فی قبورھم احیاء.** بیشک سارے نبی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

قول ۱۲

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا **وصح انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الانبیاء احیاء فی قبورھم .**

(حاوی الفتاویٰ)

یعنی صحیح طور پر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نبی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور وہ نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔

قول ۱۳

تفسیر عثمانی میں ہے موسیٰ کے ذکر پر فرمایا کہ تم جو موسیٰ (علیہ السلام) سے شب معراج ملے تھے وہ سچی حقیقت ہے کوئی دھوکہ یا نظر بندی نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

قول ۱۴

مولوی احمد حسین نے لکھا ہے

صحیح مسلم میں انس بن مالک سے روایت ہے کہ معراج کی رات بیت المقدس کے راستہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

قول ۱۵

صحیح بخاری و مسلم میں مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات چھٹے آسمان پر موسیٰ علیہ السلام کے مشورہ کے موافق پچاس نمازوں میں سے پینتالیس نمازوں کی تخفیف کے لیے اللہ تعالیٰ سے التجا کی اور وہ آپ کی التجا منظور ہو کر پچاس نمازوں کی جگہ پانچ نمازیں رہ گئیں جو نمازیں لوگ اب پڑھتے ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین ان اقوال مبارکہ سے بھی روز روشن کی طرح عیاں ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں شک کی گنجائش ہی نہیں شک و

انکار وہی کرے گا جس کے دل میں بغض اور نفاق ہوگا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نفاق سے مامون ومحفوظ فرمائے۔

سوال

حدیث میں جو لفظ آیا ہے **فنبی اللہ حی یر زق** . یہ نبی علیہ السلام کا قول نہیں یہ تو صحابی کا قول ہے۔

جواب

بالفرض اگر مان بھی لیا جائے تو کیا صحابی کا قول مبارک معمولی چیز ہے صحابہ کرام کا درجہ تو سارے ولیوں، غوثوں، قطبوں، ابدالوں، اماموں سے اونچا ہے تو کیا صحابی کا قول مبارک حجت نہیں ہوسکتا۔ پھر جس دل میں بغض ہوگا وہ تو اتنا کہہ کر کہ یہ صحابی کا قول ہے اپنے نفاق کو تسکین دے لے گا لیکن باقی احادیث مبارکہ مثلاً **الا نبیا ء احیاء فی قبورھم یصلو ن** ۔کو کیسے ہضم کریگا پھر اس پر محدثین کرام کی تصدیقات جو کہ سونے پر سہاگہ ہیں وہ کیسے ہضم کریگا پھر نور علےٰ نور حیات انبیاء متفق علیہ است کو کہاں لے جائے گا مسلمان بھائیوں کی

خدمت میں اپیل ہے کہ وہ غور کریں کہ احادیث مبارکہ جن کو بڑے بڑے محدثین کرام آئمہ دین صحیح قرار دیں اور فرمائیں کہ اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف ہی نہیں اس کے باوجود یہی رٹ لگائے جانا کہ نبی زندہ نہیں نبی زندہ نہیں یہ کونسی مسلمانی ہے خدارا قبر اور آخرت کی فکر کریں ورنہ پچھتاوے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ وھو حسبنا ونعم الوکیل

ہماری دعاء ہے اللہ تعالیٰ ایمان کہ دولت عطا کرے تو سارے شکوک وشبہات کافور ہو جائیں گے الا یمـــان یقطع الا نکار والاعتراض ظاھراً وباطناً.

تیسرا باب سچے واقعات

واقعہ ۱

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انفاس العارفین میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کو بخار کا عارضہ لاحق ہو گیا اور بیماری طول پکڑ گئی بیماری

لمبی ہوگئی حتیٰ کہ زندگی سے نا اُمیدی ہوگئی والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ عبدالعزیز تشریف لائے ہیں اور وہ فرما رہے ہیں! بیٹا تیری تیمارداری (بیمار پرسی) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں اور غالباً اسی طرف سے تشریف لائیں گے جس طرف تیری چارپائی کی پائنتی ہے۔ لہٰذا اپنی چارپائی کو پھیر لو تاکہ تمہارے اس طرف پاؤں نہ ہوں یہ سن کر مجھے افاقہ ہوا اور چونکہ مجھے گفتگو کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے حاضرین کو اشارے سے سمجھایا کہ میری چارپائی پھیر دو انہوں نے چارپائی کا رخ پھیرا ہی تھا کہ اُمت کے والی شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا **کیف حالک یا بنی** . اے میرے پیارے بیٹے کیا حال ہے اس ارشاد مبارک کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آگیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی پھر مجھے رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے گود میں اس طرح لیا کہ آپ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور

پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون سے بدل گئی۔

زاں بعد میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گذر گئی ہے اس شوق میں کہ کہیں سے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نصیب ہوں آج کتنا کرم ہو کہ اگر مجھے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم یہ دولت عطا فرمائیں بس اس خیال کا آنا ہی تھا کہ سرکار میرے اس خیال پر مطلع ہوئے اور آپ نے اپنی ریش مبارکہ پر ہاتھ پھیرا اور دو بال مجھے عطا ہوئے اور ساتھ ہی مجھے خیال آیا کہ یہ بال مبارک میرے پاس رہیں گے یا نہیں یہ خیال آتے ہی رسول اکرم حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے پھر شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درازی عمر اور صحت کلی کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا میں بیدار رہوا اور میں نے چراغ منگایا اور دیکھا تو وہ دونوں بال مبارک میرے ہاتھ میں نہیں تھے میں غمگین ہوا اور دوبارہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

متوجہ ہوا پھر دیکھا کہ اُمت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں بیٹا ہوش کر میں نے دونوں بال مبارک تیرے تکیئے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو میں نے بیدار ہوتے ہی تکیئے کے نیچے سے وہ دونوں بال مبارک لے لئے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے۔

چونکہ بخار کے بعد کمزوری غالب آ گئی تھی بدیں وجہ حاضرین نے سمجھا کہ شائید موت کا وقت آ گیا ہے لہٰذا وہ رونے لگ گئے مجھ پر چونکہ کمزوری غالب تھی اس وجہ سے مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی میں نے اشارے سے سمجھایا کہ میں ابھی مرتا نہیں پھر کچھ عرصہ بعد مجھے طاقت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔

والحمد للہ رب العالمین

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے ان دو بال مبارک کے تین کمال دیکھے ہیں۔

اول

وہ دونوں بال مبارک آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب اُن کے سامنے درود شریف پڑھا جاتا تو وہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

دوم

ایک بار تین آدمی جو کہ اس معجزہ مبارکہ کے منکر تھے وہ آئے اور بحث شروع کر دی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ صدیوں کے بعد خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بال دے جائیں (جبکہ نبی زندہ نہیں ہیں) ان تینوں منکروں نے بحث شروع کر دی اور ان تینوں نے آزمانا چاہا۔لیکن میں بے ادبی کے خوف سے آزمائش پر رضا مند نہ ہوا جب مناظرہ لمبا ہو گیا تو میرے عزیزوں نے وہ بال مبارک والا صندوق اُٹھایا اور دھوپ میں لے گئے تو فوراً بادل نے آکر سایہ کر دیا حالانکہ بادل کا موسم نہیں تھا یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور وہ مان گیا کہ واقعی حبیبِ خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی بال مبارک

ہیں مگر دونوں منکروں نے کہا کہ یہ اتفاقی امر ہے دوسری بار پھر وہ بال مبارک دھوپ میں لے گئے تو فوراً بادل آیا اور سایہ کردیا یہ دیکھ کر دوسرا منکر بھی تائب ہو گیا لیکن تیسرے منکر نے کہہ دیا کہ اب بھی یہ اتفاقی امر ہے۔ تیسری بار پھر بال مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر فوراً بادل آیا اور سایہ کردیا تو تیسرا بھی مان گیا کہ واقعی یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں۔

سوم

ایک مرتبہ کچھ لوگ ان موئے مبارک کی زیارت کے لئے آئے میں نے وہ صندوق جس میں وہ بال مبارک تھے باہر لایا میں نے تالا کھولنے کے لیے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا بڑی کوشش کے باوجود تالا نہ کھل سکا تو میں نے اپنے دل کی طرف توجہ کی معلوم ہوا کہ ان زائرین میں فلاں شخص جنبی ہے اس پر ہر غسل فرض ہے اس کی شامت کی وجہ سے یہ تالا نہیں کھل رہا میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ اور دوبارہ طہارت کر کے آؤ اور جب وہ جنبی آدمی مجمع سے

باہر نکلا تو تالا آسانی سے کھل گیا اور ہم سب نے زیارت کی۔

والحمد لله رب العالمين . ﴿انفاس العارفین﴾

ہر مسلمان اندازہ کر سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی عزت اور کتنا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ اس صندوق کو کھلنے ہی نہیں دیتا جس میں اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک ہیں تاکہ جنبی انسان کی نظر نہ پڑ جائے۔

اللهم صل وسلم وبارک على النبی المختار سید الا برار وعلى آله واصحا به الى يو م القرار .

اے میرے مسلمان بھائیو! اگر اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں ہیں تو وہ بال مبارک کون دے گیا تھا۔

ہماری دعا ہے کہ جیسے ان تینوں منکروں نے ہمارے آقا سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اعجازی دیکھی کہ ہر بار بادل سایہ افگن ہو جاتا ہے اور وہ تینوں اس شان اعجازی کو دیکھ کر باری باری ایمان لے آئے ان کی قسمت سنور گئی دعا ہے کہ اسی طرح آج

کے مبلغین و مبلغات بھی اس شان اعجازی کو ایمان کی نظروں سے پڑھیں اور ان کی قسمت بھی سنور جائے اور وہ بھی جنت کے حقدار بن جائیں۔ واللہ الھادی ونعم الوکیل .

واقعہ ۲

ادیب واریب حضرت علامہ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو فالج کا عارضہ لاحق ہو گیا بہتیرے علاج کرائے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا آخر ایک دن عربی زبان میں قصیدہ لکھا۔ لکھ کر وہیں سے حبیب خدا سید الانبیاء رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی درگاہ بے کس پناہ میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرم فرما دیں رات آنکھ لگ گئی تو اللہ تعالیٰ نے جس ذات کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے وہ جلوہ گر ہیں اور فرما رہے ہیں بوصیری جو آپ نے قصیدہ لکھا ہے وہ ہمیں بھی سناؤ۔ امام بوصیری نے خواب میں ہی وہ قصیدہ مبارکہ سنانا شروع کر دیا اور جن اشعار میں امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا بیان تھا ان کو سن کر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمایل فرماتے ہیں یعنی

جھومتے ہیں اور جب وہ قصیدہ مبارکہ سنا چکے تو فرمایا بوصیری کیا ہوا عرض کیا کہ فالج کا حملہ ہو گیا اور جسم ناکارہ ہو گیا ہے فرمان جاری ہوا اے بوصیری میرے قریب آؤ امام بوصیری قریب ہوئے تو شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جسم پر رحمت والا ہاتھ مبارک پھیر دیا اور اپنی چادر مبارک علامہ بوصیری کو عطا فرمادی امام بوصیری کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ بالکل تندرست ہیں اور چادر مبارک سینے پر ہے۔

فجر کی نماز پڑھی تو ایک مست مجذوب نے دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا تو اس مجذوب نے سلام پیش کیا اور درخواست کی کہ وہ قصیدہ مجھے بھی لکھ دیں امام بوصیری نے فرمایا میں نے تو ابھی کسی کو وہ قصیدہ دکھایا ہی نہیں تجھے کیسے پتہ چل گیا اس مجذوب نے عرض کیا کہ رات آپ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ قصیدہ پڑھ رہے تھے میں وہاں سن رہا تھا آپ نے تعجب بھی کیا اور اسے وہ قصیدہ مبارکہ لکھ کر دے دیا۔ اس قصیدہ مبارکہ کا نام قصیدہ بردہ شریف ہے۔

بردہ عربی میں چادر کو کہتے ہیں چونکہ اس قصیدہ مبارکہ کو سنانے پر

چادر عطا ہوئی تھی اس لئے اس کا نام ہی قصیدہ بردہ شریف مشہور عالم ہے جس کی دنیا اہلسنت میں دھوم مچی ہوئی ہے۔

میرے مسلمان بھائی اور بہنیں غور کریں اگر نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں تو امام بوصیری کو کون ٹھیک کر گیا اور وہ چادر مبارک کہاں سے آ گئی۔ الحمد لله رب العالمين

ایمان والوں کے لئے اس میں کافی بصیرت ہے۔ بشرطیکہ دل میں ایمان کی رمق باقی ہو اور اگر ایمان کی بستی ہی اجڑ چکی ہو تو کچھ حاصل نہ ہوگا۔

واقعہ ۳

نزہۃ الناظرین میں ہے امام شرف الدین بازری نے واقعہ لکھا کہ حضرت محمد بن موسیٰ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ۶۳۷ھ میں قافلے کے ساتھ حج سے واپس آ رہا تھا مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی میں اپنی سواری سے اترا ۞ اس زمانہ میں اونٹوں پر سفر ہوتے تھے ۞ اور مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور میں ایک جگہ سو گیا اور

بیدار اس وقت ہوا جب سورج غروب ہو رہا تھا میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ میں ایک غیر آباد جنگل میں ہوں بڑا خوف زدہ ہوا اسی پریشانی میں ایک طرف چل پڑا لیکن مجھے راستہ نہ مل سکا (اس زمانہ میں یہ سڑکیں نہیں تھیں) اور پریشانی پر پریشانی کہ رات کی تاریکی چھا گئی نیز مصیبت پر مصیبت کہ پیاس سخت لگ گئی اور پانی کا نام ونشان ہی نہیں تھا میں سمجھا کہ میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا ہوں اور میں موت کا منتظر تھا جب پریشانی حد سے بڑھ گئی تو یوں عرض گذار ہوا

یا رسول اللہ انا مستغیث بک . یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سرکار سے فریاد کرتا ہوں میری فریادرسی کیجئے ابھی فریاد بھی پوری عرض نہ ہوئی کہ آواز آئی ادھر آؤ اور مجھے ایک روشن چہرہ بزرگ نظر آئے میں یہ باور نہ کر سکا کہ اتنی جلدی فریاد بھی سنی جا سکتی ہے۔

اس بزرگ نے میرا ہاتھ تھام لیا ان کا میرا ہاتھ تھامنا تھا کہ نہ تو پیاس رہی، نہ تھکاوٹ، نہ پریشانی وہ مجھے لے کر چل پڑے ابھی چند قدم ہی چلے تھے کہ سامنے قافلہ نظر آ گیا حالانکہ قافلہ چلے بہت وقت گذر چکا

تھا اور میر کارواں نے شمع روشن کی ہوئی تھی اور وہ راہنمائی کر رہا تھا پھر انعام پر انعام کہ میری سواری سامنے نظر آ گئی اور وہ بزرگ فرما رہے ہیں تیری سواری یہ ہے اور اشارہ فرمایا تو میں اپنی سواری پر بیٹھ گیا اور وہ بزرگ واپس ہونے لگے تو فرمایا جو ہمیں یاد کرے ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے پھر مجھے پتہ چلا کہ یہی حبیب خدا ہیں صلی اللہ علیہ وسلم ۔یہی امت کے غمخوار ہیں اور جب سرکار واپس ہونے لگے تو سرکار کے نوری اعضاء مبارکہ رات کے اندھیرے میں چمک رہے تھے پھر مجھے کوفت ہوئی کہ کیوں نہ میں نے سرکار کی قدم بوسی کی کیوں نہ میں حضور کے قدموں سے لپٹ گیا۔

واقعہ ۴

حضرت خواجہ سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی حج کے لئے روانہ ہوتا اسے فرماتے کہ جب آپ مدینہ منورہ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دیں تو میرا بھی سلام عرض کریں کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے کرم کیا کہ خود حج کے لئے

روانہ ہو گئے اور جب مدینہ منورہ حاضری ہوئی اور روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ سلام تو اپنے وطن سے عرض کر بھیجتا تھا اب خود حاضر ہوا ہوں تو یا رسول اللہ دست بوسی کی درخواست ہے۔ تو دیکھا کہ اچانک روضہ مقدسہ سے دست مبارک باہر نکلا اور حضرت شیخ رفاعی نے دست بوسی کی اور یہ واقعہ ۵۵۵ھ کا ہے۔

واقعہ ۵

سیدنا سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ جو کہ سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہٗ کے اکابر خلفا سے تھے حج کرنے گئے اور جب مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور روضہ مقدسہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ روضہ منورہ سے دونوں دست مبارک نمودار ہوئے اور سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے دست بوسی کی۔

حالات مشائخ نقشبندیہ

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جب حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے دست بوسی کی تو کچھ زائرین دیکھ رہے تھے اور وہ

سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ مبارک چومنے کے لئے اُمڈ پڑے کہ جو ہاتھ مبارک شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو مس کر چکے ہیں ہم کیوں نہ ان مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیں اور یہ بات آندھی کی طرح پورے شہر مدینہ منورہ میں پھیل گئی اور عقیدت مند دوڑے کہ میں پہلے بوسہ دے لوں اور یہ بات وقت کے حاکم مدینہ منورہ کے گورنر تک پہنچی تو فوراً پولیس بھیجی کہ کہیں سید صاحب کو گزند نہ پہنچ جائے پولیس والوں نے سید صاحب کو گھیرے میں لے لیا اور ان کو ان کی رہائش گاہ میں پہنچا کر زائرین کی لائن بنادی اور ایک ایک کر کے سب کو دست بوسی کا شرف عطا ہوا۔

زاں بعد جب حضرت سید آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے واپسی کا ارادہ کیا اور اجازت لینے کے لئے روضہ مقدسہ پر حاضر ہو کر اجازت طلب کی تو آواز مبارک آئی اے بیٹا تو میرا ہمسایہ ہے پھر وہیں قیام فرمایا اور جنت البقیع میں آخری آرام گاہ نصیب ہوگئی (رحمۃ اللہ علیہ)

الحمد للہ رب العالمین ان واقعات سے بھی روز روشن کی طرح

عیاں ہوا کہ ہمارے نبی تاجدار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں شک کی گنجائش نہیں ہے اور جو انکار کرے وہ مقام نبوت ورسالت کا ہی منکر ہے ایسے کا حشر منکریں میں ہی ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل و صلی اللہ تعالیٰ علے حبیبہ و نبیہ ورسولہ سید العالمین وعلے الہ واصحابہ اجمعین.

ابوسعید محمد امین غفرلہ'

۵۔ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق 30.9.06

میرے لخت جگر مناظر اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد سلمہ' وبہ الصمد نے اس موضوع پر کتاب لکھی ہے بنام ''حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' اس کا مطالعہ بھی مفید تر ہے

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: حضور فقیہ العصر دامت برکاتہم العالیہ کی مندرجہ ذیل کتب پڑھ کر اپنا ایمان مضبوط کریں۔

آبِ کوثر	جمالِ مصطفیٰ ﷺ	بے ادبی کا وبال	عشقِ مصطفیٰ ﷺ	نظرِ بد
دو جہاں کی نعمتیں	عذابِ الٰہی کے محرکات	مستقبل	شفاعت	اُمت کی خیر خواہی
صراطِ مستقیم	اسلام میں شراب کی حیثیت	فیضانِ نظر	عظمتِ نامِ مصطفیٰ ﷺ	عورت کا مقام
سنتِ مصطفیٰ ﷺ	حقوق العباد	شیطان کے ہتھکنڈے	انتباہ	میلادِ سید المرسلین ﷺ
شانِ محبوبی کے پھول				

دکھوں مصیبتوں اور پریشانیوں سے نجات اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فروغ کے لیے درود پاک کی کثرت کیجئے اور 12 ربیع الاول کی سہانی صبح اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں درود پاک کا گلدستہ پیش کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھ کر ہمارے پاس جمع کروائیں۔

درود پاک جمع کروانے کے لیئے اس نمبر پر SMS کریں 0324-9101192

یا ہماری ویب سائٹ کے ذریعے Online جمع کروایئے www.tablighulislam.com

ضروری گزارش یہ رسالہ پڑھ کر خیر خواہی کی نیت سے کسی دوسرے تک پہنچادیں اور اپنے تاثرات بذریعہ ای میل یا خط ہمیں ارسال فرمائیں اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے آبِ کوثر اور دیگر رسائل تقسیم کرنے کے لئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

انتباہ مکتبہ سلطانیہ محمد پورہ اور مکتبہ صبح نور پیپلز کالونی فیصل آباد کے علاوہ کوئی فرد یا ادارہ اس اشاعت کی قیمت وصول کرنے کا مجاز نہیں ہے اگر کسی کو اس کا مرتکب پائیں تو اس کی اطلاع ہمارے مرکزی دفتر میں ضرور کریں۔

Al-Baghdad Printers PAK

ISBN:978-969-7562-41-1

9789697562411

ناشر تحریک تبلیغ الاسلام انٹرنیشنل

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد

www.tablighulislam.com فون: +92-41-2602292